غزل

جناب شارق ایم اے

پھر ہوا موجِ وحشت اثر ہو گئی / سخت پھر بندشِ بال و پر ہو گئی
آ گئی جب قفس میں نشیمن کی یاد / ہر خلش حسرتِ بال و پر ہو گئی
آمدِ فصلِ گل کی یہ روداد ہے / زندگی نذرِ برق و شرر ہو گئی
میری بربادیوں کو نہ پوچھے کوئی / ہو گئی جس طرح بھی بسر ہو گئی
یوں تو برہم رہے ہم سے وہ عمر بھر / دل کی ہر بات اُن سے مگر ہو گئی
اس طرح اب کے لوٹا کسی نے ہمیں / ساری دنیا کو اس کی خبر ہو گئی
شکریہ! اے نگاہِ تغافل اثر / اہلِ غم کی تو یوں بھی بسر ہو گئی
لب پہ جس وقت بھی نام آیا ترا / دل دھڑکنے لگا آنکھ تر ہو گئی
تیرگی ہے وہی، ظلمتیں ہیں وہی / لوگ کہتے ہیں شارق سحر ہو گئی

غزل

جناب سعادت نظیر

کونسا ہے یہ مرحلہ دل کا / کہ بڑھا اور حوصلہ دل کا
تھک گئے ہم تو کہتے کہتے مگر / ختم ہوتا نہیں گلہ دل کا
لو، وہ کھنچ آئے، ہم نہ کہتے تھے / رنگ لائے گا ولولہ دل کا
دیکھ! اُٹھاتے ہیں ہم بھی تیشۂ شوق / اب نکالیں گے حوصلہ دل کا
کیا سے کیا ہو گیا زمانہ! مگر / نہیں بدلا تو فیصلہ دل کا
ذرہ ذرہ تھا رہ کا دامن گیر / نہ رُکا پھر بھی قافلہ دل کا
خون رونا پڑے گا تجھ کو، نظیر / کھیل سمجھا ہے مشغلہ دل کا